بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرف اول

”رجوع الی القرآن کورس“ کے ”سال دوم“ کا اجراء

قرآن اکیڈمی کے تحت تعلیمی و تدریسی کام کا باقاعدہ آغاز ۱۹۸۱ء میں دینی تعلیم کے دو سالہ کورس کے اجراء کی صورت میں ہوا تھا۔ یہ کورس بنیادی طور پر ان طالبان علم قرآن کے لئے شروع کیا گیا تھا جو اپنی دنیوی تعلیم یعنی گریجویشن یا ماسٹرز کی تکمیل کے بعد بنیادی دینی تعلیم کے لئے دو سال فارغ کرنے پر آمادہ ہوں۔ عربی زبان کو اس کورس کے مرکزی مضمون کی حیثیت حاصل تھی کہ قرآن و حدیث سے براہ راست استفادے کے لئے عربی زبان کی تحصیل ناگزیر ضرورت کا درجہ رکھتی ہے۔ قواعد عربی کی پختہ بنیادوں پر مشق کے بعد پورے قرآن حکیم کا ترجمہ ’قواعد کے اجراء کے ساتھ‘ شامل نصاب تھا۔ مزید برآں تجوید‘ حدیث‘ اصول حدیث‘ فقہ‘ اصول فقہ اور منطق‘ یعنی ان تمام دینی علوم کی مبادیات جو درس نظامی کا جزو لازم ہیں‘ دو سالہ کورس کے نصاب میں شامل تھیں۔ یہ کورس کچھ عرصہ نہایت کامیابی سے چلتا رہا۔ سینکڑوں طالبان علم نے اس سے استفادہ کیا۔ مرکزی انجمن کے ارکان اور تنظیم اسلامی کے رفقاء کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ انجمن و تنظیم کے حلقہ احباب سے بھی متعدد افراد نے مکمل طور پر یا جزوی طور پر اس کورس کی تکمیل کی۔ اس سے استفادہ کرنے والوں میں ان نوجوانوں کے علاوہ کہ جو اپنی کالج / یونیورسٹی کی تعلیم کی تکمیل کے بعد اس کورس میں شریک ہوئے تھے ایک بڑی تعداد ان پختہ کار افراد یعنی ڈاکٹرز‘ انجینئرز اور ملازم پیشہ افراد کی بھی تھی جو اپنی پروفیشنل مصروفیات میں سے دو سال فارغ کر کے اس کورس میں شریک ہوئے تھے۔

شروع میں لوگوں کا رجوع اس جانب زیادہ تھا‘ بعد میں شرکاء کورس کی تعداد بتدریج گھٹتی چلی گئی اور احباب کی جانب سے یہ تقاضا شدت کے ساتھ سامنے آیا کہ کورس کے دورانیہ کو گھٹا کر ایک سال کر دیا جائے تاکہ اس کورس سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کر سکیں‘ اسلئے کہ اپنی پروفیشنل مصروفیات میں سے دو سال فارغ کرنا آسان نہ تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۸ء میں اس کورس کا دورانیہ دو سال سے گھٹا کر ایک سال کر دیا گیا۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ وہ تمام تر نصاب جس کی دو سال میں تکمیل کرائی جاتی تھی‘ ایک سال میں اس کی تدریس ممکن نہ تھی۔ وقت کی اس کمی کی زد فنون اور ترجمہ قرآن پر پڑی۔ پورے قرآن کا قواعد عربی کے اجراء کے ساتھ اب ترجمہ ممکن نہ

(باقی صفحہ ۶۴ پر)